ایک

ہمدردانہ

مشورہ

مطبع [illegible] آگرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محمد رسول اللہ

ادارۂ اہل سنت و جماعت کمان سلطان شاہی حیدرآباد

اُمت کا یہ کتنا بڑا المیہ ہے کہ ایک ہی کتاب اللہ کے حامل اور ایک ہی رسول برحق صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی کہلاتے ہیں اور سب ہی اپنے آپ کو مسلمان سمجھتے ہیں مگر عقیدہ و عمل افکار و کردار کے لحاظ سے باہم کوئی مناسبت و یگانگت نہیں رکھتے گروہ بندی کی وجہ سے عقلوں پر اتنے پردے پڑ گئے ہیں کہ یہ احساس بھی باقی نہیں رہا کہ خود اپنے ہی ہاتھوں ہم نے اپنی اجتماعی قوت پاش پاش کر لی اور غیروں، مخالفین حق کے ہاتھوں میں کٹ پتلی بنے ہوتے ہیں یا باہم ایک دوسرے کے مخالف اور مخالفین حق سے میل ملاپ۔

ہندوستان میں کم و بیش چار پانچ کروڑ مسلمان آباد ہیں مگر ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ ایک دین حق کے پیرو نہیں بلکہ مختلف دین کے پیرو ہیں، اس غیریت اور بے گانگی کو دور کر کے حضرات

صحابۂ کرام کی طرح باہم متحد اور متفق ہوئے بغیر نہ غیروں کی غلامی سے نجات پا سکتے ہیں اور نہ عارضی و ابدی رحمت الٰہی کے امیدوار ہو سکتے ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ بے تحقیق روایات اور اقوال الرجال کی کورانہ تقلید نے مسلمانوں کو گروہ بندی کے دلدل میں پھنسا دیا اور غلط راہ پر ڈال دیا۔ علم دین سے ناواقفیت کی وجہ سے وہ اسی کو راہ نجات سمجھے ہوئے ہیں۔ اب اس زمانہ میں جبکہ ہر فن کی تحقیق (ریسرچ) کیطرف تعلیمیافتہ لوگ مائل ہو گئے ہیں تو مسلمانوں کو چاہیے کہ گروہ بندی کے قعر مذلت سے نکلنے کے لیے تحقیق کے میدان میں اتر آئیں اور اولاً اس بات کا پتہ چلائیں کہ کیوں امت گروہ بندی کے بھنور میں پھنس گئی۔

سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دورِ خلافت سے قبل ہی کچھ عقائد کے اختلافات بعض گوشوں سے سر اٹھا رہے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسند نشین خلافت ہونے کے بعد آپ کی باریک بین نگاہوں نے اس فتنہ کو محسوس کر لیا اور اس کی علت کا پتہ لگا کر امت کو متنبہ فرما دیا کہ

فَاِنَّمَا هَلَكَ النَّاسَ يَتَّبِعُوْنَ الْاَحَادِيْثَ عُلَمَاءُهُمْ وَتَرَكُوْا كِتَابَ اللّٰهِ۔

مطلب: پس یقیناً لوگ کتاب اللہ کی تعلیم کو چھوڑ کر اپنے علماء کی باتوں پر چلنے سے ہلاک ہو گئے۔

الٰہی تعلیم کو چھوڑنے کے مفہوم میں نبوی تعلیم سے روگردانی کرنا بھی داخل ہے پس حضرت کے ارشاد کا مطلب یہ ہوا کہ جب لوگ الرجال (اپنے علماء) کے ان اقوال کو اختیار کر لیتے ہیں جو الٰہی و نبوی تعلیم کے خلاف ہوتے ہیں یا اس کے مطابق نہیں ہوتے تو عقیدہ و عمل کے اختلافات میں پڑ جاتے ہیں اور پھر رفتہ رفتہ اختلاف عقائد کی بناء پر مختلف گروہ بن جاتے ہیں اور پھر امتداد زمانہ سے یہ گروہی اور طبقاتی عصبیت اتنی جڑ پکڑ جاتی ہے کہ ایک دوسرے کے خون کے پیاسے ہو جاتے ہیں اور اس طرح اپنی اجتماعی قوت کو اپنے ہی ہاتھوں پارہ پارہ کر دیتے ہیں اور دین حق کی اشاعت میں اچھی خاصی رکاوٹ پیدا کر دیتے ہیں۔ کیونکہ عقائد و عمل کے اختلافات کے بعد دیگر قوموں کے لئے اسلام کے نام میں کوئی دلکشی اور جاذبیت باقی نہیں رہتی نہ صرف یہ بلکہ اپنے لئے بھی خسران آخرت کا سامان کر لیتے ہیں اور اس "امانی" میں مبتلا رہتے ہیں کہ ہم جنت کی طرف جا رہے ہیں۔ یہی امت کی ہلاکت ہے۔

کوئی سمجھدار، امت کے اس انتشار و افتراق اور خسرانِ آخرت

کو ہرگز پسند نہیں کرے گا اس لیے حسب ارشاد پیغمبر علیہ السلام "اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃُ" دین ہمدردی کا نام ہے ہمدردانہ مشورہ ہے کہ ہر گروہ اور طبقہ کے تعلیم یافتہ، سمجھدار حضرات ایک جگہ جمع ہو کر حسب ارشاد نبوی "ما انا علیہ واصحابی" کے معیار پر پوری ہمدردی اور دلسوزی کے ساتھ تحقیق کریں اور بے اصل روایات کے پھندے سے نکل کر حضرات صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم کی طرح شیر و شکر ہو جائیں ایک ہی مرکز ہدایت بنا کر اس سے وابستہ رہیں۔

الٰہی اور نبوی تعلیم یہی ہے کہ تفریق امت کی خرابی سے محفوظ رہنے کی واحد شکل یہی ہے کہ امت الٰہی و نبوی تعلیم پر جمی رہے۔

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا (آل عمران)

یقین رکھیے کہ مسلمان اگر حقیقی معنی میں مسلمان بن کر متحد و متفق ہو جائیں تو ان کی یہ اجتماعیت ایک بڑی قوت بڑی طاقت والی پر شکوہ اجتماعیت ہو گی اگر اس کی انتھک مساعی کے باوجود نظام باطل فوری نظام حق میں تبدیل نہ بھی ہو تو یہ بات تو انشاء اللہ تعالیٰ یقیناً حاصل ہو کر رہے گی کہ ہر نظام باطل میں وہ اپنا ایک باعزت مقام اور اپنی ایک وحدت حاصل

اور اپنا ایک شرعی نظام قائم کر لے گی۔ اور پھر کیا تعجب کہ غیر مسلم اقوام اسلام کے مبنی بر عدل و احسان نظام زندگی کو دیکھ کر اور اس کی خوبو سے باخبر ہو کر رفتہ رفتہ فوج در فوج مشرف بہ اسلام ہوتے جائیں اس طرح "یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا" کا جو روح پرور منظر ساڑھے تیرہ سو برس پہلے آنکھوں کے سامنے تھا آج کی دنیا بھی ویسے ہی روح پرور مناظر کی جلوہ گاہ بن جائے اور یہ بھی یقین رکھیے کہ "ما انا علیہ واصحابی" کے معیار پر متحد و متفق ہوئے بغیر آپ مغفرت و جنت کے امیدوار بھی نہیں ہو سکتے۔

مفادات دنیا کے مطالبات کو دل سے نکال کر اور انجام آخرت کو سامنے رکھ کر مذکور الصدر کار خیر کے لئے جلد از جلد ایک تحقیقاتی، مشاورتی مجلس علمی قائم کیجیے اور تحقیقاتی کمیٹی میں اس خادم کو بھی شرکت کا موقعہ دیجیے

ہاں بھلا کر تیرا بھلا ہوگا

اور درویش کی صدا کیا ہے

جمیعۃ العلماء، جمیعۃ المشائخ، حضرات صوفیہ ہوں کہ اصلاحی و تبلیغی جماعتیں سب کی خدمات میں عرض گذارش ہے کہ مذکور الصدر مشورہ کے منشاء کے لحاظ سے ایک ہی

مرکز رشد و ہدایت کے تحت علیٰ منہاج نبوت اصلاحی جدوجہد کریں۔

برسر اقتدار ہمسایہ قوم کو بھی ہم یہی مشورہ دیتے ہیں کہ مختلف مذاہب میں نجات کا تصور جہل و نادانی کی بات ہے لہذا مختلف مذاہب کے رہنماؤں پیشواؤں اور قوم کے دیگر تعلیم یافتہ حضرات پر مشتمل ایک تحقیقاتی علمی مجلس قائم کریں تاکہ یہ تمام حضرات اس بات کا پتہ چلائیں کہ وہ کونسا نظریۂ حیات ہے جس کو قبول کئے بغیر کوئی انسان نیکی کی راہ پر گامزن نہیں ہو سکتا اور جو انسان کے تمام شعبہ ہائے زندگی پر حاوی ہو جس میں حکومت و سیاست بھی داخل ہے نیز جس کو اختیار کئے بغیر کوئی شخص جہنم کی آگ سے نہیں بچ سکتا۔

بیا اے ہمنشیں باہم بنالیم ۔۔۔ من و تو کشتۂ شانِ جمالیم
دو حرفے بر مرادِ دل بگوئیم ۔۔۔ بپائے مصطفیٰ چشمان بمالیم

گدائے سلسلہ

صفوۃ الرحمٰن مدیر رسالہ الحق

امیر

ادارۂ اہل سنت و جماعت سلطان شاہی حیدرآباد ۲ اے پی

مطبوعہ

نیشنل فائن پرنٹنگ پریس
چارکمان حیدرآباد

عطۂ عرشی زادہ